

## وقال السموال بن عاديا

مذکورہ اشعار کی وجہ تسمیہ :

سموال بن عادیا کی بیوی اس کو اس بات کا طعن دے رہی ہے کہ وہ بہادر نہیں ہے اور اس کے قبیلہ کے لوگ کم ہیں تو شاعر مندرجہ ذیل اشعار میں اپنے قبیلہ کی بہادری، شرافت، اپنے حسب و نسب کی پاکیزگی وغیرہ کو بیان کیا ہے اور یہ شاعر وفاداری میں مشہور تھا۔

اشعار :

اذا المسرء لم يدلش من اللؤم عر ضه

فكل ردا عير تديہ جميل

جب آدمی کفخوشی سے اپنی عزت کو میل نہ کرے تو وہ جو بھی چادر پہنے اچھی ہے

PUACP

تشریح :

شاعر کہتا ہے : اگر آدمی لطافت سے ناپاک نہ ہو اور حرام کے ارتکاب سے بچا تو اس کی عزت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اس کے بعد جو لباس پہنتا ہے وہ خوبصورت ہوگا، خواہ وہ مہنگا ہو یا سستا ہو۔

وان هو لم يحمل على النفس ضيمها

فليس الى حسن الثناء سبيل

اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے



**تشریح:** شاعر کہتا ہے: جو اپنی جان سے دوسروں کی مدد نہیں کرتا  
اور ان کے کام نہیں آتا اور نفس کی مخالفت کرتے ہوئے سخاوت  
نہیں کرتا تو وہ قابلِ تعریف نہیں ہو سکتا ہے اس شعر میں  
غصہ کو دبانے، تحمل سے کام لینے، اور نا انصافی کو چھوڑنے  
کا ذکر ہے کیونکہ جو ان قاعدہ کی یعنی ان چیزوں کا تو اس  
کا ذکر بلند ہوگا اور اس کی تعریف اچھی ہوگی

تَعِیْرُنَا اَنَا قَلِيلٌ عَدِیدُنَا  
فَقُلْتُ لَهَا اِنَّ الْکَرَمَ قَلِیلٌ

وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے  
تو میں نے اس سے کہا، معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں  
**تشریح:** مصنف کہتا ہے کہ شاعر کی بیوی نے سمجھا کہ عزت تو  
کثرت سے ہوتی ہے تو شاعر نے اس کی بات فائدہ کرتے  
ہوئے کہا کہ اچھے لوگ ہمیشہ کم ہی ہوا کرتے ہیں  
یعنی کہ بے شک وہ تعداد میں تو کم ہوتے ہیں لیکن  
ہمیشہ باوقار عزت دار ہوتے ہیں۔



## وما قل من كانت بقاياہ مثلنا شباب تسامی للعلی وکھول

وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولادیں ہم جیسی ہوں  
کہ جوان اعداد ہر عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں  
تشریح: شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ درحقیقت ایسے لوگ بہت  
کم ہیں جن کی اولادیں ہم جیسی ہوں کیونکہ ہمارے  
قبیلے کے تمام جوان اور بوڑھے جوڑے ہیں جو سب ہمیشہ  
فضیلت حاصل کرنا میں سبقت کرتے ہیں اور فضیلت کے درجات  
بلند کرتے ہیں۔

## وما ضرنا انا قلیل وجارنا عزیز وجار الا کثرین ذلیل

تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لیے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہماری بڑوسی  
اچھے ہیں اور اگر لوگوں کے بڑوسی ذلیل ہوتے ہیں  
تشریح: شاعر کہتا ہے کہ ہماری کم تعداد ہمیں نقصان نہیں پہنچاتی ہے  
کیونکہ ہمارے بڑوسی عزت میں ہے جس کی وجہ سے ہم بھی سکون  
میں ہیں اور بڑوسی بھی سکون میں ہے اور اگر دیکھا



جس قیدہ گی لغزاد زیادہ ہوتی ہے تو اس کا بڑوسا کر  
ذلت میں ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے تنگ ہوتا ہے

فی الحریث :

گھر فریدن سے پہلے یروسی تلاش کرو اور سفر پر  
جان سے پہلے دوست تلاش کرو (اجناسا تھی)

لنا جبل محتله من نجیسہ  
منیف یرو الطرف و هو قلیل

ہمارے لیے ایک بیمار ہے وہی آدمی اتر سکتا ہے جس کو ہم پناہ دیں  
وہ بیمار بہت اونچا ہے جو آنکھوں کو تھکا کر والیس لونا کا دیتا ہے  
تشریح: شام کتنا ہے کہ ہمارے پاس ایک سطح تم تھے ہے (قلہ)

جس میں ذلت داخل نہیں ہوتی ہے اور اس میں سالک پناہ لینے  
کے لیے ہی پناہ لیتا ہے جسے صرف ہم داخل ہونے کی اجازت دیں  
اور اس کے متلاشی بر اس بلو میں داخل ہونا حرام ہے اعتدال  
قلہ (قیدہ والوں) کی شان و شوکت اس کی نفاہوں کو بھرتی گی  
جو اس کی طرف سے مایوسی پری نفاست کی حالت میں دیکھے گا  
(یعنی اس کی خواہش بھی پوری نہیں ہوگی)



## رسا ا صلہ تحت الثری و مہارہ الی الہم فرع لایزال طویل

اس کی جر تحت الثری میں مضبوطی سے جھکی ہوئی ہے  
 اور ایسی بلند بالا چوٹی ہے اسے بڑا بند اور بچا لیا ہے جس کی جر خانہ میں جاسکتا  
 تشہیح: اس شعر شاعر لہتا ہے کہ ہمارا قلعہ انتہائی  
 بلند مضبوط ہے اسے فتح کرنا آسان بات  
 نہیں ہے اس کی بلندی کی چوٹی ستاروں تک پہنچی ہے  
 اور اس کی جڑیں زمین کی نیچے سطح سے شروع ہوتی ہیں  
 جو کہ انتہائی قوی ہیں

وانا لقوم مانری القتل سبہ  
 اذا مارا قتل عامر و سلول

اور بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے  
 جبکہ عامر و سلول اس سے عیب سمجھتے ہیں  
 تشہیح: شاعر لہتا ہے کہ اگر قبیلہ بنو عامر اور قبیلہ بنو سلول  
 قتل و قتال کو امر و ذلت اور رسوائی سمجھتے ہیں



میرا قبیلہ قتل و قتال کو قابلِ فخر اور معزز  
سمجھا سمجھتا ہے میرا پورا قبیلہ جنگجو ہے جو کہ اس  
چیز میں غار محسوس نہیں کرتا۔

یقرب حب الموت آجالنا لنا  
وتكره آجالهم فتطول

موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتا ہے  
اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناچسپ کرتے ہیں تو طویل ہو جاتا ہے  
تشریح: شاعر ایشاہ کے کہہ ایم موت کو پسند کرتے ہیں یعنی جنگ میں  
شرکت ہمارا محبوب مشغلہ ہے اس لیے اس کی محبت ہماری زندگیوں  
کو قریب کر دیتی ہے اس لیے ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اور  
وہ جنگ میں نہیں جاتے اس لیے ان کی عمریں طویل ہوتی  
ہیں۔ اور وہ جنگ کے حالات کا مشاہدہ بھی نہیں کرتے۔

وما مات منا سيد خف الفصد

ولا مل منا حيت كان قتيل

ہمارا کوئی بھی سردار طبعی طور پر نہیں مرنے والا ہمارے مقتول خاتون رائیگاں  
نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو۔  
قاتل



# اسلامیہ فقہور

Date \_\_\_\_\_ 20\_\_\_\_  
MTWTFSS

تشریح: شاعر کہتا ہے، ہمارے گرد احرف جنگ میں مرنے ہیں بستی پر

کوئی نہیں مرنے (طبعی موت) اور ہمارا کوئی بھی آدمی یا

مواد قتل ہو جائے تو انتقام ضرور لیتے ہیں دشمن نہیں بھی ہو

جس کے ہاتھ سے ہو وہ زندہ نہیں بچتا، اس پر اتفاق کیا گیا ہے۔

یہ باتیں ان کے ہاں قابل فخر تھی۔

تسلی علی حد الطبات نفوسنا

ولیس علی غیر الطبات تسلی

ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے

اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ ہمارے جسموں کا جو خون وہ صرف تلواروں

کی دھاروں پر بہتا ہے اور کسی چیز پر نہیں بہتا کیونکہ ہم

لاٹھی، پتھر، اینٹ وغیرہ سے نہیں بلکہ تلواروں سے

مرتے ہیں مضبوطی کے ساتھ ہر جوش انداز میں جان لگایا

کے بغیر صرف اپنے غیظ و بغض کے لئے اور باعث ہلاکت

کے لئے۔